بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا اسلام میں شادی کرنا ضروری ہے؟
شادی کیے بغیر ساری زندگی علم حاصل کرتے رہنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی نیو مسلم کا شادی کا ارادہ نہ ہو بلکہ وہ پوری زندگی علم سیکھنا چاہتا ہو تو کیا اسلام میں اس کی اجازت ہے؟

جواب

علمِ دین کا حصول عظیم عبادت اور بڑی اعلیٰ نیکی ہے، مگر یاد رکھیے کہ نکاح کرنا بھی انبیائے کرام علیہم السلام کی مبارک سنت اور حفاظتِ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔ جو دین حصولِ علم کے فضائل بیان کرتا ہے، وہی دین نکاح کرنے کا بھی تاکیدی حکم ارشاد فرماتا ہے، کیونکہ اگر مقاصدِ دینیہ پر غور کیا جائے، تو بارہا ایسا ہوتا ہے کہ نکاح کرنا انسان کو وہ قلبی سکون اور ذہنی یکسوئی فراہم کرتا ہے جو اسے شیطانی وسوسوں سے بچا کر علمی کاموں میں زیادہ توجہ دینے میں مدد دیتا ہے، جیسا کہ اس بات کا اندازہ کئی ائمہ مجتہدین کی زندگیوں سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے علم کی تحصیل و ترویج و اشاعت کے باوجود نکاح کو ترک نہیں کیا۔ لہذا اسلام اِس انداز کو ہرگز اچھا نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص نکاح پر قدرت کے باوجود ساری زندگی شادی نہ کرے اور علمِ دین کے حصول میں خود کو مصروف رکھے، خصوصاً آج کے فتنوں سے بھرپور زمانے میں نکاح کی حاجت زیادہ ہے اور بعض اوقات تو نکاح نہ کرنے پر اَڑے رہنا گناہ بھی ہے۔

اسلام میں نکاح کی بہت اہمیت ہے۔ قرآنِ حکیم کی مختلف آیات اور احادیث مبارکہ نکاح کی فضیلت و اہمیت بیان کرتی ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نکاح کو جسمانی و ذہنی سکون قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةًؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: ”اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔ بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“ **(پارہ 20، سورۃ الروم، آیت: 21)**

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کی عظمت اور اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: نکاح کرنا میری سنت ہے تو جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں اور نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری وجہ سے امتوں پر فخر کروں گا اور جس میں قدرت ہو وہ ضرور نکاح کرے لیکن جو شادی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھا کرے کیونکہ روزہ شہوت کے لیے ڈھال ہے۔ **(سنن ابن ماجہ، جلد 1، صفحہ 592، حدیث: 1846، مطبوعہ دار الفکر)**

ایک صحابی کے متعلق خبر ملی کہ وہ نکاح نہیں کرنا چاہتے اور ساری زندگی عبادات میں مصروف رہنا چاہتے ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: بخدا میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ اس کی ناراضی سے بچنے والا ہوں، لیکن میں بھی کبھی نفل روزے رکھتا ہوں اور کبھی بغیر روزوں کے رہتا ہوں، راتوں میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور شادی بھی کرتا ہوں اور جو میرے طریقے سے منہ موڑے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ **(صحیح البخاری، جلد5، صفحہ 1949، حدیث: 4776، مطبوعہ دار ابن کثیر)**

نکاح انبیاء و مرسلین کی بھی سنت ہے، چنانچہ سنن الترمذی میں ہے: "عن أبي أيوب قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «أربع من سنن المرسلين: الحياء، والتعطر، والسواك، والنكاح" ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انبیاء و مرسلین کی سنت سے ہیں۔ حیا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ **(سنن الترمذی، جلد3، صفحہ 384، مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی، مصر)**

نکاح حفاظت نفس کا ذریعہ ہے، چنانچہ بسوط سرخسی میں ہے: "ثم يتعلق بهذا العقد أنواع من المصالح الدينية والدنيوية من ذلك حفظ النساء والقيام عليهن والإنفاق ومن ذلك صيانة النفس عن الزنى ومن ذلك تكثير عباد اللہ تعالى وأمة الرسول صلى اللہ علیہ وسلم" ترجمہ: پھر اس عقدِ نکاح کے ساتھ بہت سی دینی اور دنیاوی مصلحتیں وابستہ ہوتی ہیں کہ اس کے ذریعے سے عورتوں کی حفاظت اور ان کی کفالت و نان و نفقہ کا انتظام ہوتا ہے، اور یہ بھی کہ انسان اپنے نفس کو زنا سے بچاتا ہے، نیز اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے بندوں اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی امت کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ **(المبسوط للسرخسی، جلد 4، صفحہ 192، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)**

نکاح کر کے عبادات و علم کی تحصیل میں مشغول ہونا، بلا نکاح عبادات و حصول علم میں مصروف ہونے سے افضل ہے، چنانچہ تحفۃ الفقہاء میں ہے: "فعندنا الاشتغال بالنكاح مع أداء الفرائض والسنن أولى من التخلي لنوافل العبادة مع ترك النكاح" ترجمہ: ہمارے نزدیک فرائض اور سنتوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نکاح کی ذمہ داریوں میں مشغول ہونا، نکاح چھوڑ کر نفل عبادتوں کے لیے فارغ ہو جانے سے زیادہ بہتر ہے۔ **(تحفۃ الفقہاء، جلد2، صفحہ 118، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 11 شوال المکرم 1447ھ/31 مارچ 2026ء